© rasailojaraid.com

ع عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

اس روح پرور منظر کو دیکھ کر یقیناً چشم فلک بھی نمناک ہوئی ہوگی۔ کاش! آج علامہ اقبالؒ حیات ہوتے تو وہ اس عاشق رسولؐ کی ایسی پذیرائی فرماتے کہ آپ انہیں ایک قومی ہیرو کا درجہ دیتے اور اگر قائد اعظمؒ بھی زندہ ہوتے تو وہ خود بھی اس فرزندِ پاکستان کے قتل کی ایسی تحقیقات اور معاونت کرتے کہ دنیا کو معلوم ہو جاتا کہ پاکستانیوں کا خون اتنا رزاں نہیں۔ کاش! جنس غیرت وحمیت دنیا کے بازاروں میں بکتی یا کم از کم کرائے پر دستیاب ہوتی تو پاکستانی حکمرانوں کیلئے خرید کر ان کو دی جاتی۔ آج کا مؤرخ دونوں کا کردار رقم کر رہا ہے، اور اَبدی حاکم اللہ بھی ان عارضی حکمرانوں کے کردار اور طرزِ حکومت کی خبر گیری کر رہا ہے۔ آخر طاقت واقتدار بھی فنا کی زَد میں ہیں اور خونِ ناحق کی حدّت بھی جوش میں ایک دن ضرور طوفاں بن کر عارضی طمطراق اور شاہی تاج وتخت کو بھسم کر کے رکھ دے گی۔

عامر شہیدؒ کے والدین بھی خوش بخت اور سعادتمند ہیں کہ انہیں عامرؒ جیسا فرزندِ اسلام نصیب ہوا۔ پاکستانی قوم بھی مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے اپنے سپوت کا والہانہ اور پرتپاک استقبال کیا۔ اور دنیا پر یہ ثابت کیا کہ ہاں ہم ''بنیاد پرست'' اور ''انتہا پسند'' ہیں اور اپنے نبیؐ کی عزت وناموس کی خاطر پوری قوم بھی اپنی جاں نچھاور کر سکتی ہے۔ عجب نہیں کہ خلد بریں کے ملائکہ اور حوروں نے آنے والے اس شہیدِ ناز کا ایسا استقبال کیا ہو جس کی ایک مدت سے وہ انتظار کر رہے تھے۔ اور سب سے بڑھ کر خود سرور کائناتؐ محسن انسانیتؐ اور حاصل کائنات حضرت محمد مصطفی ﷺ کی روح مبارک نے آپ کو پروانہ شفاعت اپنے دست مبارک سے عطا کیا ہو اور آپ کا خیر مقدم کیا ہو۔

ہم تیرے نام پر جینے والے تجھ پہ مرنے کے سوا کیا کرتے

کٹھ پتلی افغان صدر حامد کرزئی کی ہرزہ سرائی

افغانستان کے سب سے ناکام ترین حکمران حامد کرزئی نے حکومتِ پاکستان اور دینی مدارس کے خلاف ایک تقریر میں بدترین ہرزہ سرائی کی ہے۔ اور حواس باختگی کے عالم میں اپنی ناکامیوں کا تمام ملبہ دینی مدارس کے پُرامن طلباء پر پھینکا ہے۔ لیکن درحقیقت دنیا کو اس بات کا خوب ادراک ہے کہ آج کا افغانستان ماضی کے تمام خراب سے خراب حالات کے افغانستان سے زیادہ بدتر خراب حالات میں گھرا ہوا ہے۔ طالبان کا دور حکومت تو اس کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ بہتر، منظم اور پُرامن تھا۔ امریکہ، نیٹو اور دنیا بھر کی مالی سپورٹ کے باوجود آج بھی افغانستان تعمیر و ترقی سے کوسوں دور ہے اور خود کرزئی بیچارا کابل شہر تک محدود ہے۔ اور اس کی حفاظت بھی مغربی فوجی کر رہے ہیں کہ اس کو خود اپنے ہم وطن محافظوں پر بھی اعتماد نہیں۔ ایسی فضاء میں اگر حریت پسند حملے کر رہے ہیں تو اس صورتحال پر کیوں شور مچایا جا رہا ہے۔ جب اوروں کے گھروں میں پتھر پھینکے جائیں گے تو دوسری جانب سے پھول اور پتیاں اور تحفے تحائف نہیں آئیں گے۔ دراصل کرزئی کے منہ میں زبان ہندوستان کی ہے۔ اور اسے درپردہ امریکہ کی حمایت بھی حاصل ہے۔ موجودہ حکمرانوں کو اپنی خارجہ پالیسی کی اصلاح کرنی چاہیے اور معذرت خواہانہ رویہ بھی ترک کر دینا چاہیے۔

© rasailojaraid.com